سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ

(سبتھ مشن)

اس کی حقیقت

کلامِ مقدس کی روشنی میں

از

پادری، ڈبلیو، جی، ینگ صاحب ایم، اے

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

بار دوم ۳۶ فیروز پور روڈ لاہور تعداد ۱۰۰۰

دیباچہ

اس کتابچہ کے لکھنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسیحی کارکنوں کے واسطے سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ (سینیچرمشن) کے پراپیگنڈا کا ایک سادہ جواب مہیا کیا جائے چونکہ یہ پراپیگنڈا جوش انگیز ہے۔ اور بائبل کے حقائق پر مبنی ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ اس لئے کسی حد تک کم علم مسیحیوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ مسیحی کلیسیا اس کا جواب دینے کے لئے مستعد ہو۔ اس مقصد کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کی تحریک کا آغاز کیسا عجیب ہے اور ان کی تعلیم اور عام مسیحی تعلیم میں کیا فرق ہے۔ ہمیں بہ نظر غائر دیکھنا ہے۔ کہ مسیحی کلیسیا اتوار کو کیوں عبادت اور آرام کا دن نہیں مانتی ہے۔

سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کی تحریک کیونکر شروع ہوئی

۱۔ ولیم ملر جس کی نبوت غلط ثابت ہوئی۔

سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کی تحریک کا آغاز ۱۸۳۱ء میں اس وقت ہوا۔ جب ایک امریکن مسٹر ملر نے یہ دعویٰ کیا۔ کہ مکاشفہ اور دانی ایل کی کتب کی پیشین گوئیوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد ۱۸۴۳ء میں ہوگی۔ بہت سے لوگوں نے اس کی بات کا یقین کر لیا۔ جوں جوں وقت نزدیک آتا گیا۔ لوگوں کا اشتیاق اور گھبراہٹ بڑھتی چلی گئی۔ لیکن ۱۸۴۳ء میں مسیح کی دوسری آمد وقوع میں نہ آئی۔ ملر نے کہا۔ کہ حساب لگانے میں مجھ سے غلطی

ہوئی میرے نئے حساب کے مطابق مسیح ۱۸۴۳ء میں آئے گا۔ لیکن ۱۸۴۴ء میں بھی مسیح نہ آیا۔ ملر صاف گو آدمی تھا۔ اُس نے اعلانیہ اقرار کیا۔ کہ مَیں نے غلطی کی ہے۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے سبب سے میں گناہ گار ٹھہرا ہوں اس کو یقین ہوگیا۔ کہ اس کی "صدائے نبوّت" غلط تھی۔ کاش کہ اس کے پیرو بھی صاف گو ہوتے۔

۲۔ مسز وائٹ اور اس کے مُکاشفات

ولیم ملر کے پیراؤں میں سے ایک عورت مس ایلن ہارمون تھی۔ جو بعد میں مسز وائٹ بن گئی۔ وہ تقریباً ناخواندہ تھی۔ اور مرگی اور غشی کی دائم المریضہ تھی۔ جب ملر نے اپنی غلطی کو تسلیم کرلیا۔ تو اس عورت نے اس تحریک کو جاری رکھا۔ اور دعویٰ کیا۔ کہ دوران غشی خُدا رویا میں مجھ پر نئی تعلیم کا مُکاشفہ کرتا ہے۔ اس کے شاگردوں کا ایمان تھا۔ کہ اُسے رویا میں خُدا کی آواز پہنچتی ہے۔ اِن مکاشفات میں سے ایک یہ تھا۔ کہ مسیحی عبادت کے لئے سبت یعنی ہفتہ ہی صحیح دن ہے۔ حقیقی مسیحی ہونے کے لئے۔ سبت کو ماننا ہی اہم ترین بات ہے۔ اِس کے اور بھی بہت مُکاشفات تھے۔ اور انہوں نے اِن مکاشفات کی تقویت کے لئے بہت سی آیات بائبل میں سے ڈھونڈ نکالیں۔ اور اسی سے سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کی تحریک کا عقیدہ وجود میں آیا۔ ہمارے لئے یہ جاننا نہایت ضروری ہے۔ کہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کی تحریک کا آغاز بائبل پر مبنی نہیں بلکہ مسز وائٹ کی رویا پر ہے۔ جن کی تقویت کے لئے انہوں نے بائبل میں سے آیات تلاش کیں۔

سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ کی تحریک کے عقائد کیا ہیں؟

بادی النظر سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ "سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ" کے عقائد میں مسیحی دین کی اصلیت موجود ہے۔ مثلاً وہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ وہ مجسم ہوا۔ دنیا میں رہا۔ مرگیا۔ اور مردوں میں سے جی اٹھا۔ اور وہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ مسیح ہمارے گناہوں کے واسطے مُوا۔ وہ پاک تثلیث کو مانتے ہیں۔ پھر اگر وہ ہفتہ کے ساتویں دن کو پہلے دن کی نسبت آرام اور عبادت کے واسطے بہتر سمجھتے ہیں۔ تو ہمارا اُن کے ساتھ کیا جھگڑا ہے

لیکن جب ہم اِن کے عقائد کو غور سے دیکھتے ہیں۔ تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ یہ مذہب مسیحی نہیں۔ بلکہ مسیحیت نما ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح کا کفارہ ہی ہماری نجات کیلئے کافی نہیں ہے یہ عقیدہ ہمارے خداوند کی توہین کرتا ہے۔ اِن کے فرقے کا دعویٰ ہے۔ کہ شریعت پر عمل کرنا ایک مرکزی بات ہے۔ اور اسی سے انسان سزا یا جزا کا حقدار ہے۔ انکی تعلیم میں یہ تین بنیادی باتیں ہیں۔

۱۔ نجات کیلئے ایمان اور اعمال دونو کا ہونا ضروری ہے

پولس رسول نے فلپی داروغہ سے کہا۔ "وہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا"۔ لیکن "سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ" کی تحریک یہ تعلیم دیتی ہے:۔ کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا اور شریعت کی پابندی کر۔ تو تو نجات پائے گا۔ بعینہ یہودیوں نے گلتیوں کے مسیحیوں سے کہا "تم یسوع مسیح پر ایمان لائے ہو۔ خیر یہ ٹھیک ہے۔ لیکن جب

تک تم۔ختنہ کی رسم قبول نہ کرو۔ اور یہودی شریعت پہ عمل نہ کرو۔ تمہاری نجات غیر یقینی ہے " اس کے بارے میں پولس رسول کا جواب فیصلہ کن ہے اس نے گلتیوں کے نام خط ا باب ۹ آیت میں لکھا ہے " اس خوشخبری کے سوا جو تم نے قبول کی تھی۔اگر کوئی تمہیں اور خوشخبری سناتا ہے۔تو ملعون ہو گلتیوں سے وہ یہ بھی کہتا ہے۔" اے نادان گلتیو! کس نے تم پر افسوں کر دیا ؟" تمہاری تو گویا آنکھوں کے سامنے یسوع مسیح صلیب پر دکھایا گیا۔میں تم سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔کہ تم نے شریعت کے اعمال سے روح کو پایا۔یا ایمان کے پیغام سے ؟۔کیا تم ایسے نادان ہو۔کہ روح کے طور پر شروع کر کے اب جسم کے طور پر کام پورا کرنا چاہتے ہو ؟ (گلتیوں ۳ : ۱-۳)

کسی اور جگہ وہ افسیوں سے کہتا ہے " تم کو ایمان ہی کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔ اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے۔تاکہ کوئی فخر نہ کرے " (افسیوں ۲ : ۸-۹) یہ سچ ہے کہ یعقوب کے خط میں یہ لکھا ہے۔کہ ایمان بغیر اعمال کے مردہ ہے۔یعقوب ۲ : ۲۶۔لیکن وہ مہربانی اور محبت کا ذکر کرتا ہے۔نہ کہ شریعت پہ عمل کرنے کا (دیکھیں یعقوب ۲ : ۱۴-۱۷) سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کا مذہب نجات بالعمل کے اعتقاد کا حامی ہے۔ وہ ایک چیز یعنی شریعت پہ عمل کرنے کو تقویت دیتا ہے۔ نہ کہ ایک شخص یعنی یسوع مسیح کی پیروی کرنے پہ۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ مسیح ہی کافی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔اس کے علاوہ کسی اور چیز کی بھی ضرورت ہے۔یہ تعلیم مسیحی دین کی تعلیم کے بنیادی اصولوں پہ ایک زبردست چوٹ ہے۔

۲۔ اخلاقی شریعت اور رسمی شریعت میں بنیادی فرق۔

مسیح خداوند نے اوّل الذکر کو پورا کیا۔ اور موخر الذکر کو موقوف کیا۔
ہم ذکر کر چکے ہیں۔ کہ سیونتھ ڈے ایڈونٹیسٹ، کے نقطۂ نگاہ سے نجات کے لئے شریعت پر عمل کرنا لازمی ہے۔ اس سے اُن کا مطلب پُرانے عہدنامے کی پوری شریعت نہیں۔ بلکہ اُن کا دعوٰی یہ ہے۔ کہ پُرانے عہد نامہ میں دو مختلف شریعتیں پائی جاتی ہیں۔ اخلاقی شریعت یا الٰہی شریعت یعنی دس احکام اور رسمی شریعت یا موسوی احکام و دیگر تمام آئین۔

ان کی تعلیم یہ ہے۔ کہ مسیح نے رسمی شریعت کو موقوف کر دیا۔ لیکن متی ۵: ۱۷ - ۱۹ کی رُو سے مسیح نے ہم مسیحیوں کو اخلاقی شریعت کا پابند کر دیا۔ اور اس اخلاقی شریعت میں۔ سبت کے دن کے متعلق حکم کو لفظ بہ لفظ ماننا پڑتا ہے۔ رسمی اور اخلاقی شریعت کا یہ اختلاف مسز وائٹ پر ایک رویا میں ظاہر ہُوا۔ بائبل میں اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ مسیح نے یا رسولوں نے کبھی یہ اختلاف تسلیم کیا ہو۔ لیکن اگر ہمیں اخلاقی اور رسمی شریعت میں تفریق کرنے کی کبھی ضرورت محسوس ہوتی تو ساتویں دن کو آرام اور عبادت کے واسطے علیحدہ کرنا ضرور ہی رسمی درجہ میں شامل ہوتا۔ بے شک مسیح شریعت کو پورا کرنے آیا تاکہ اس کو نئے اور باطنی معانی سے معمور کرے۔ اگر ہم متی ۵ باب کو پڑھیں۔ تو ہم پر واضح ہوجاتا ہے۔ کہ مسیح نے کیونکر نئے اور حقیقی معانی سے شریعت کو معمور کیا۔ یہ محض اپنی مطلب برآری

کے لئے متن میں ہیر پھیر کرنا ہے۔

جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح نے اپنے شاگردوں کو دس احکام پر لفظ بہ لفظ عمل کرنے کا حکم دیا۔ تو یہ بات خالی از دلچسپی نہیں ہے۔ کہ کس طرح مقدس لوقا کی انجیل ۱۶: ۱۷ میں وہی الفاظ مرقوم ہیں۔ بلکہ متن ظاہر کرتا ہے۔ کہ "شریعت اور انبیاء یوحنا تک رہے۔ اس وقت سے خدا کی بادشاہی کی خوشخبری دی جاتی ہے۔" "کیونکہ ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کے لئے مسیح شریعت کا انجام ہے"۔ (رومیوں ۱۰: ۴)۔ "کیونکہ لفظ مار ڈالتے ہیں۔ مگر روح زندہ کرتی ہے"۔ (۲۔ کرنتھیوں ۳: ۶)۔

۳۔ نجات کیواسطے ساتویں دن کو ماننا ضروری ہے

مندرجہ بالا دو عقائد سے یہ تعلیم اخذ کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے واسطے بھی بائبل میں کوئی ثبوت نہیں۔ اس تعلیم کا آغاز مسز وائٹ کے مکاشفہ سے ہوا۔ ہم صاف دلی سے کہتے ہیں۔ کہ ہمیں اس مسیحی پر کوئی اعتراض نہیں۔ جو یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ سنیچر کا دن اس کیلئے صحیح عبادت اور آرام کا دن ہے۔ لیکن وہ ہمیں یہ کہتا ہے۔ کہ اگر تم اتوار کو مانو گے تو ہلاکت کے فرزند بن جاؤ گے۔ تو ہمیں سخت اعتراض اور اختلاف ہوتا ہے۔ یہ تعلیم نئے عہدنامے کی تعلیم کے لفظی اور حقیقی معانی کی تردید کرتی ہے۔ پولس رسول کے خطوط میں سے دو حوالے اسے پورے طور پر واضح کرتے ہیں۔

رومیوں ۱۴: ۵ میں مرقوم ہے۔ "کوئی تو ایک دن کو دوسرے سے افضل جانتا ہے۔ اور کوئی سب دنوں کو برابر جانتا ہے۔ ہر ایک اپنے دل

میں پورا اعتقاد رکھتے"۔ دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ "تم اپنے
دل میں مصمم ارادہ کرلو۔ کہ آیا تم نے ہفتے میں سے کسی خاص دن کو ماننا ہے
یا نہیں" پولس رسول کا مقصد یہ ہے۔ کہ کسی خاص دن کو ماننے اور نہ
ماننے میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ تاہم وہ چھٹی آیت میں کہتا ہے۔
"جو کسی دن کو مانتا ہے۔ خدا کیلئے مانتا ہے۔ لیکن اگر ہفتہ کو ماننا نجات کے لئے
لازمی ہوتا۔ تو پولس رسول اس کے متعلق اتنی لاپرواہی ظاہر نہ کرتا۔ کیا
وہ یقیناً یہ نہ کہتا۔ کہ اگر تم ہفتے کے دن کو نہ مانو گے۔ تو ہلاکت کے فرزند بن جاؤ
گے"۔ لہٰذا مندرجہ بالا آیات میں پولس رسول انکار کرتا ہے۔ کہ ہفتے کے
دن کو ماننا ہی نجات کے لئے ایک شرط ہے۔ گلتیوں کے نام خط میں
وہ اس بات کی حقیقت کو توضیح کے ساتھ صریحاً بیان کرتا ہے۔ اس مقصد کے
لئے دوسرے باب کا بنظر غور مطالعہ خصوصاً مفید ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے
کہ پولس رسول اس باب میں اُن لوگوں کی بابت ذکر کرتا ہے۔ جو ایسے
ہی دلائل پیش کرتے تھے۔ جو آج کل سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ پیش کرتے
ہیں۔ اُن لوگوں کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ مسیح سے نجات مکمل نہیں۔ بلکہ نجات کے
لئے کسی اور چیز کی بھی ضرورت ہے۔ یعنی شریعت پر عمل کرنا۔ آئین اور
ضوابط کی پابندی۔ "جس طرح تم نے مسیح یسوع خداوند کو قبول کیا اسی طرح
اس میں چلتے رہو۔" (آیت ۶) "کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اُسی
میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے اور تم اُسی میں معمور ہوگئے ہو۔ (آیت ۹-۱۰)
تم اس میں کامل ہو۔ پوری نجات کے واسطے کسی اور چیز کی حاجت نہیں
"اور اس نے تمہیں بھی جو اپنے قصوروں .... کے
سبب سے مُردہ تھے اس کے ساتھ زندہ کیا۔ اور ہمارے سب قصور

معاف کئے۔ اور حکموں کی وہ دستاویز مٹا ڈالی۔ جو ہمارے نام پر اور ہمارے خلاف تھی۔ اور اس کو صلیب پر کیلوں سے جڑ کر سامنے سے ہٹا دیا"۔ (آیات ۱۳-۱۴) اس کی زندگی بخش صلیبی موت نے شریعت کو منسوخ کیا۔ اور سامنے سے ہٹا دیا۔ اب سبب کہ پولس رسول مسیح کے نجات بخش کام کی کاملیت پر زور دے چکتا ہے۔ تو وہ اس کا عملی پہلو پیش کرتا ہے۔ "پس کھانے پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کی بابت کوئی تم پر الزام نہ لگائے۔ کیونکہ یہ آنے والی چیزوں کا سایہ ہیں۔ مگر اصل چیزیں مسیح کی ہیں"۔ (آیات ۱۶-۱۷) یہ بات کیسی عیاں ہے۔ یہ آیات اپنے قرینہ عبارت میں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ فرقے کی اس تعلیم کا پورا جواب ہے۔ کہ سبت کا ماننا نجات کے واسطے لازمی ہے۔

اس فرقے کے پیرو اس دلیل کی سچائی کی طاقت کو ٹالنے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ لفظ سبت کا مطلب یہاں اور ہے۔ اور دوسرے حوالوں میں اور۔ **لیکن خواہ اس لفظ کا مطلب کچھ اور بھی** ممکن ہو۔ تاہم سارے کا سارا متن ان کی تعلیم کی تردید ہے۔ خدا کا شکر ہو۔ کہ ہماری نجات ہمارے شریعت پر پابند رہنے پر موقوف نہیں۔ بلکہ اس محبت میں ہے جس میں کہ اس نے اپنے بیٹے کو ہماری خاطر دے دیا ÷

اتوار کو عبادت اور آرام کے لئے مسیحیوں کا پاک ماننا

۱۔ اتوار کا ماننا کب شروع ہوا؟

سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ، کا کہنا ہے۔ کہ اتوار کا ماننا ۳۲۱ء میں شروع

ہوا۔ جب کہ رومی شہنشاہ کانسٹنٹائن عظیم نے ایک فرمان کے ذریعے اس بات کا اعلان کیا۔ سنہ ۳۲۱ء سے پہلے مسیحی سنیچر یا ہفتے کو مانا کرتے تھے۔ لیکن اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ سنہ ۳۲۱ء سے بہت پہلے اتوار کو پاک مانا جاتا تھا کانسٹنٹائن کے فرمان کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شہر کے باشندوں اور دوکانداروں پر خواہ وہ مسیحی ہوں خواہ بت پرست اتوار کو اپنے روزمرہ کام کو بند کرنے کی پابندی ہو گئی

۴ (ا) اب ہم نئے عہدنامے اور اولین مسیحی مصنفین کی تاریخی شہادت پر مورخانہ نظر ڈالیں۔

۱۔ یہ شہادت بہت دلچسپ اور عیاں ہے۔ تقریباً سنہ ۳۰ء یوحنا ۲۰:۲۶ سے عیاں ہے۔ کہ شاگرد مسیح کے جی اٹھنے کے بعد پہلے اتوار بالا خانہ میں اکٹھے ہوئے۔ یونانی زبان میں "آٹھ دن کے بعد" کا مطلب ایک ہفتہ کے بعد ہے۔

۲۔ تقریباً سنہ ۳۰ء اعمال ۲:۱ عید پینتکست کے دن جو غالباً اتوار تھا۔ شاگرد ایک جا ہو کر جمع تھے۔

۳۔ تقریباً سنہ ۵۵ء میں ۱ کرنتھیوں ۱۶:۲۔ میں پولس رسول مسیحیوں کو حکم دیتا ہے۔ "ہفتہ کے پہلے دن تم میں سے ہر شخص اپنی آمدنی کے موافق کچھ اپنے پاس رکھ چھوڑا کرے"۔ ہفتہ بھر کی شکرگذاریاں اتوار کو خدا کے لئے رکھی جائیں۔

۴۔ تقریباً سنہ ۵۷ء۔ اعمال ۲۰:۷۔ پولس رسول یروشلیم کو جاتے ہوئے تروآس میں سات دن ٹھہرتا ہے۔ اور ہفتہ کے پہلے دن عشائے ربانی کی رسم ادا کرتا ہے۔

۵۔ تقریباً سنہ ۹۶ء مکاشفہ ۱:۱۰۔ مقدس یوحنا رسول کہتا ہے کہ

یعنی خداوند کے دن روح میں آگیا" اس کا مطلب ہفتے کے اس خاص دن سے تھا۔ جس کے ساتھ خداوند یسوع مسیح کا خاص تعلق تھا۔ اور یہ دن سنیچر نہیں تھا۔ بلکہ اتوار۔ مقدس اگنیشئیس کے ذیل کے حوالے سے یہ بات فیصلہ کن طریقے سے ثابت ہو جاتی ہے۔

۶۔ تقریباً ۱۱۵ء میں مقدس اگنیشئیس گلتیوں کے نام خط آیت ۹ میں مسیحیوں کے بارے میں ذکر کرتا ہے کہ وہ سبت کو ماننا چھوڑ کر خداوند کے دن کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

۷۔ تقریباً ۱۲۵ء سے ۱۵۰ء تک و DIDACHE (دی دُسے ۱۴) حصہ میں ذکر کرتا ہے۔ کہ اقرار اور روٹی توڑنے کی عبادت خداوند کے اپنے دن پر ہوا کرتی تھی۔

۸۔ تقریباً ۱۲۵ء سے ۱۴۰ء تک۔ برناباس کا خط ۱۵: ۹۔ میں ذکر ہے "ہم آٹھویں دن کو خوشی کے دن کے طور پر مناتے ہیں کیونکہ اس دن یسوع بھی مردوں میں سے جی اٹھا"۔

۹۔ قریباً ۱۵۰ء جسٹن شہید معذرت نامہ ۱: ۶۷۔ اس دن جو سورج کا دن یعنی اتوار کہلاتا تھا۔ عشائے ربانی کے لیے جمع ہونے کا ذکر کرتا ہے۔

۱۰۔ قریباً ۲۰۰ء ترتلیان معذرت نامہ حصہ ۱۶ میں ذکر آیا ہے کہ مسیحی لوگ اتوار کے دن نہ کہ سبت کے دن اپنے عام کاروبار اور فرائض کو ملتوی کر دیتے تھے۔ انہوں نے سورج کے دن کو خوشی کے واسطے مخصوص کر دیا ہوا تھا۔ یہ بات قابل غور ہے۔ کہ ہمارے پاس کوئی ایسی شہادت نہیں۔ جس سے یہ واضح ہو۔ کہ اتوار کے دن کو ماننا

کبھی خلافِ دستور سمجھا گیا ہو۔ صرف کلسیوں ۲: ۱۶ میں مرقوم ہے۔ کہ کسی بدعتی فرقے نے سبت کو ماننے پر زور دیا۔

مندرجہ بالا شہادت اِس نظریہ کی تائید کرتی ہے۔ کہ اتوار کے دن کو عبادت کا دن منانا مسیح کے جی اُٹھنے کے فوراً بعد شروع ہُوا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سنیچر کو ماننا ۱۰۰ء سے پہلے ہی ترک کر دیا گیا تھا۔ اور کہ مسیحی لوگ ۱۵۰ء سے پہلے اتوار کو آرام کیا کرتے تھے۔

۲۔ یہ کس وجہ سے شروع ہُوا؟

ہفتہ کے پہلے دن یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ مسیح کا جی اُٹھنا دُنیا کی تواریخ میں خصوصاً شاگردوں کے تجربہ میں ایسا خوش کُن واقعہ کبھی پیش نہیں آیا تھا۔ اسی سے ایک نئے زمانے اور نئی دُنیا کا آغاز ہُوا۔ "ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو۔ جس نے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث اپنی بڑی رحمت سے ہمیں زندہ اُمید کے لئے نئے سرے سے پیدا کیا۔" (۱ پطرس ۱: ۳) یہودیوں کا گمان تھا۔ کہ خداوند نے تخلیق کا کام چھ دن میں ختم کیا۔ اور چونکہ اُس کا کام ختم ہو چکا تھا۔ اِس لئے اس نے ساتویں دن آرام کیا۔ ان تخلیق کا کام ختم ہو چکا تھا۔ لیکن وہ صرف "آنے والی چیزوں کا سایہ" تھا (کلسیوں ۲: ۱۷)۔ یسوع نے یہودیوں سے کہا "میرا باپ اب تک کام کرتا ہے۔ اور میں بھی کام کرتا ہوں۔" (یوحنا ۵: ۱۷) اُس نجات کے بڑے کام کی جلالی

تکمیل ہفتے کے پہلے دن ہوئی - جب لیسوع مُردوں میں جی اُٹھا - اس تکمیل پر زور دینے کے لیے ہی برنباس کے خط میں (جیسا اُوپر ذکر کیا گیا ہے) اُس کو آٹھواں دن کہا گیا ہے وہ اس کو آٹھواں دن یعنی ایک اَور دُنیا کی ابتدا کہتا ہے - یہ قدرتی طور پر کلیسیا کے لیے مناسب تھا - کہ وہ سایہ کو چھوڑ کر اصل کو اختیار کرے - اور اُس دن کو خداوند کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور نجات کے الٰہی کام کو مکمل کرنے کی یادگاری کے طور پر عبادت اور آرام کا دن مُقرر کرے -

نتیجہ

ہمارے خیال میں یہ بہت مُفید بات ہوگی - کہ ہم اپنے لوگوں کو سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ فرقے کی غلطیوں سے آگاہ کر دیں - تاکہ وہ اِن غلطیوں میں پڑنے سے اجتناب کریں - لیکن اِس سے بھی زیادہ ضروری بات یہ ہے - کہ ہماری کلیسیا ایسی رُوحانی طاقت سے مُلبّس ہو جائے - جس سے وہ ایسی غلط تعلیم کا مقابلہ کر کے اُس پر غالب آ سکے - کاش کہ ہم مسیح میں ہوں - اور اُس میں قائم اور فتح مند ثابت ہوں - اور اُس کے گواہ بنیں - ہم ایمان لائیں اور مان لیں - کہ ہماری نجات خدا ہی کا کام ہے - جو مسیح میں پُورا ہُوا - اور اس حقیقت کی شخصی اور جماعتی گواہی دیں - جب تک مسیح کی معموری ہمیں حاصل نہ ہو - خطرہ ہے - کہ کہیں مسیحیت

ناشریعت پرستی ہم میں چھپکے سے داخل نہ ہوجائے۔
"اگر تمہاری راستبازی، فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی۔ تو تم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے"
اِس کتابچہ کی تیاری کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔

New Forms of the Old Faith
The Oddity of the Seventh Day Adventists
Rev. James Black D.D

Article on "The Christian Calendar" in the "Dictionary of Christ and the Gospel.
Bishop A.J. Maclean D.D.

آگاہی:۔ واچ آف پرافیسی یا "صدائے نبوّت" جو سبتیر جماعت کے لوگ شائع کرتے ہیں۔ وہ ہرگز مسیحی تعلیم نہیں ہے۔